احوال اہلہا الی یوم النشور لابن رجب الحنبلی ۔ و شرح الصدور فی احوال الموتی والقبور للسیوطی

مکتوب حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر قدس اللہ سرہ ۔ جامع مکتوبات عمدۃ الآفاق حضرت سید حاجی عبدالرزاق کاتبہ و مالکہ فقیر سید علی بن شاہ دائرہ اشرفی خاتمہ بتاریخ بستم شہر رجب روز جمعہ بعد از نماز ۱۱۱۱ھ ۔ ۲۰۲ اوراق

مناقب رزاقیہ مصنفہ ملا نظام الدین سہالوی ۔ در بیانِ احوال و مناقب حضرت شاہ عبدالرزاق بانسوی قدس سرہ ۔

ارشاد اخوان از تالیفات حاجی اشرفی سمنانی مرید سلطان الاولیاء مخدوم عالم شیخ علاء الدین قدس سرہ ۔ ناقص

مکتوبات صد و چند حضرت شیخ شرف الدین احمد یحییٰ بہاری

ترجمہ مجسطی ۔ مجسطی کہ مشکل ترین کتب علم ہیئت است ۔ مترجمہ بالفارسیہ ابو الخیر المعروف بخیر اللہ المخاطب بخیر اللہ خان سلمہ الرحمٰن المتخلص بمہندس بن لطف اللہ غفر لہ ۔ فارغ شدم از تحریر ایں شرح و تسوید ایں و تصحیح ایں روز دوشنبہ در اوائل ذی قعدہ سنہ نہصد و بیست و یک از ہجرۃ نبویہ ۔ و من مترجم عاصم ابو الخیر عرف خیر اللہ بن لطف اللہ مہندس بن احمد تمام کردیم ایں ترجمہ را با زوائد چند بتاریخ شب بست و چہارم محرم روز یکشنبہ سال یک ہزار و یک صد و شصت ہجریہ مطابق سال بست و نہم جلوس محمد شاہ بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ و سلطانہ و افاض علی العالمین برہ و احسانہ بعد ازیں نقل کرد و بقید تمام آورد ایں ترجمہ مجسطی را بحسب فرمودہ حضرت رائے صاحب روز جمعہ تاریخ بست و پنجم شہر جمادی الاولیٰ ۱۱۶۹ھ ہجریہ نبویہ و سنہ عالمگیر ثانی بادشاہ غازی سنہ ۲ بدست فقیر حقیر محمد مکرم تبریزی ثم الدہلوی ۔

حیوۃ الحیوان للدمیری غایت قدیم، کچھ اجزا، جدید الخط ہیں ۔

کتاب المتبع فی شرح اللمع ۔ اللمع نحو میں ابن جنی کا ایک رسالہ ہے، یہ اسی کی شرح

علامہ عکبری کے قلم سے ہے۔

اس کے علاوہ اور بھی سیکڑوں کتابیں ہیں مثلاً تاریخ صغیر للبخاری حاشیۃ الطیبی علی الکشاف۔ حاشیہ علی البیضاوی لعصام الدین۔ شرح رسالہ قوشجیہ از مصلح الدین لاری در علم ہیئت۔ رسالہ علامہ قوشجی در ریاضی بزبان فارسی۔ رسالہ فی تحقیق مسئلۃ الجعل لحافظ امان اللہ بنارسی۔ نسخہ فیروز شاہی، رسالہ بہاؤ الدین عاملی فی علم الہیئۃ۔ شرح نخبۃ الفکر۔ کتاب الجمع بین الصحیحین للحمیدی۔ تہذیب التہذیب۔ لابن حجر۔ المحلی لابن حزم۔ کتاب المقنع فی معرفۃ موسوم مصاحف اہل الامصار۔ تفسیر کشاف۔ لباب النقول فی اسباب النزول للسیوطی۔ مثنوی مولانا روم۔ قاموس معالم التنزیل للبغوی۔ احیاء العلوم للغزالی۔ فتح المغیث للسخاوی لسان المیزان لابن حجر۔ میزان الاعتدال للذہبی۔ شمائل ترمذی مرقومہ ۹۲۰ھ۔ شرح سفر السعادۃ للشیخ عبد الحق۔ الفیہ للعراقی۔ فتوحات مکیہ۔ مشکوۃ المصابیح۔ جامع الصغیر للسیوطی۔

## وحی الٰہی

تالیف مولانا سعید احمد صاحب ایم اے رفیق ندوۃ المصنفین

وحی اور اس سے متعلق مباحث پر محققانہ کتاب جس میں اس مسئلہ کے ایک ایک پہلو پر ایسے دل پذیر و دل کش انداز میں بحث کی گئی ہے کہ وحی اور اس کی صداقت کا نقشہ آنکھوں کو روشن کرتا ہوا دل میں سماجاتا ہے اور حقیقت وحی سے متعلق تمام خلشیں صاف ہوجاتی ہیں۔ کاغذ نہایت اعلیٰ، کتابت نفیس ستاروں کی طرح چمکتی ہوئی، طباعت عمدہ، صفحات ۲۰۰ قیمت تے، مجلد للعہ

منیجر:۔ مکتبہ برہان اُردو بازار جامع مسجد۔ دہلی

# تصانیف اشعری

از

جناب حافظ غلام مرتضیٰ صاحب ایم۔ اے۔
استاذ السنۂ عربی و فارسی الہ آباد۔ یونیورسٹی

(۲)

(۵۰) "فی اجتہاد الاحکام" اجتہاد الاحکام کی ترکیب اضافی سے کوئی مطلب نہیں نکلتا۔ اصل میں فی الاجتہاد فی الاحکام ہے۔ مسٹر میکارتھی نے کمال صحت کے ساتھ یہ نام دیا ہے۔

(۵۷) "اس مسئلے پر کہ کسی چیز کا کر سکنا، اس کے مقابل نہ کر سکنے سے بالکل الگ چیز ہے" کسی چیز کا کر سکنا اور اس کے مقابل کا نہ کر سکنا بالکل ایک ہی بات ہے۔ دو الگ چیزیں کیسے ہوتیں؟ کسی چیز کا مقابل نہ کر سکنے سے اس چیز کا کر سکنا لازم آتا ہے۔ مترجم صاحب نے عجیب خلط مبحث کر دیا ہے، مسٹر میکارتھی کی عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ کسی چیز سے عاجز ہونا اس کی ضد سے عاجز ہونے سے مختلف ہے۔ مسٹر میکارتھی نے موضوع کتاب کی مزید صراحت کی جس کا ترجمہ ہے "اور یہ کہ عجز صرف اسی چیز سے ہو سکتا ہے جو موجود ہو اور اس کتاب میں ہم نے اپنے ان اصحاب کی حمایت کی ہے جو اس نظریے کے قائل ہیں۔" اس عبارت سے اجمالی طور پر عجز کے بارے میں متکلمین کا اختلاف اور امام صاحب کے مسلک کا پتہ چلتا ہے، مترجم صاحب نے اس بحث کو بالکل ہی نظر انداز کر دیا۔

(۵۸) "الاستقصاء لجامع اعتراض الدھریین و سائر اصناف الملحدین" اوّل تو مسٹر میکارتھی نے لفظ جمیع لکھا ہے جسے مترجم صاحب نے جامع بنا دیا۔ ابن عساکر نے امام صاحب کے الفاظ میں موضوع کی تصریح بھی کی ہے جس کا مطلب ہے "ہم نے اس کتاب میں دہریہ کے تمام ان اعتراضات کا ذکر کیا ہے جو موحدین کے اس قول پر وارد ہوتے ہیں کہ حوادث کے لئے کوئی اوّل

ہے اور یہ کہ ان کا وجود بغیر کسی محدث کے صحیح نہیں اور یہ کہ محدث ایک ہے اور ہم نے ہر ایک اعتراض کا جواب دیا ہے اور نیز اس کتاب میں ہم نے نظریہ قدم اجسام کے متعلق دہریہ کے دلائل کا ذکر کیا ہے۔" مسٹر میکارتھی نے اس کا ترجمہ بھی کیا ہے، کیا اچھا ہوتا اگر مترجم صاحب موضوع کتاب کی تصریح بھی کر دیتے تاکہ کتاب کی اہمیت کا اندازہ ہو جاتا۔

(۵۹) "مادیین کے رد میں، جو اجسام کے قدم کے قائل ہیں" خود امام اشعری نے موضوع کی صراحت کرتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ دہریہ کس بنیاد پر نظریہ قدم اجسام کے قائل ہیں اور وہ یہ ہے کہ اگر اجسام بجائے قدیم ہونے کے حادث ہوتے تو دو حال سے خالی نہیں یا تو پیدا کرنے والے نے ان کو اپنی ذات کے لئے پیدا کیا یا کسی اور سبب سے، اور ان دونوں شکلوں میں ذات باری کے ساتھ سوء ادبی لازم آتی ہے، مسٹر میکارتھی نے اس کا بھی ترجمہ کیا ہے اور قدم اجسام کا مسئلہ اسلام میں کوئی نئی چیز نہیں، اس کی اصل یونانی فلسفہ ہے، قدیم حکمائے یونان میں سے ایپکورس اس کا قائل تھا اور اس کے دلائل بھی وہی تھے جو آج کل دہریہ پیش کرتے ہیں تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو

(History of Philosophy, P.103 by Weber.)

(۶۰) "داؤد بن علی الاصبہانی کے رد میں، اعتقاد کے بعض مسائل کے رد میں" یہاں پھر ترجمہ سے دونوں ٹکڑوں کا ربط ظاہر نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ question of belief کا ترجمہ اعتقاد کا مسئلہ ہونا کہ اعتقاد کے بعض مسائل۔ ابن عساکر نے امام صاحب کی یہ عبارت نقل کی ہے نقضنا به اعتراضا علی داؤد بن علی الاصبهانی فی مسئلة الاعتقاد یعنی اس کتاب میں ہم نے اس اعتراض کی تردید کی ہے جو داؤد نے مسئلہ اعتقاد میں ہم پر وارد کیا ہے تعجب ہے مسٹر میکارتھی اعتراض کا ترجمہ argument سے کرتے ہیں۔ داؤد اصبہانی فرقہ ظاہریہ سے تعلق رکھتا تھا۔ امام صاحب کا اس سے اختلاف کئی باتوں میں ہے، اول تو یہی مسئلہ اعتقاد، دوسرے اجماع اور قیاس جن کی حجیت کا وہ منکر تھا تیسرے یہ کہ وہ بجز چند مخصوص احادیث کے باقی کا منکر تھا۔

(۶۱) "تفسیر القرآن والرد علی من خالف البیان من اهل الافک والبهتان" کتاب کا نام اس طرح بدلا گیا کہ جس سے کفر کا احتمال لازم آتا ہے، مسٹر میکارتھی نے خالف البیان من اهل الافک

والبھتان لکھا ہے۔

(۶۵) "رویت سیعہ پر: اس میں ہم نے جبائی کے اقوال کی تردید کی ہے جو محمد بن عمر الضیمری نے جمع کئے۔" یہاں پر Vision کا ترجمہ رویت سیعدہ سے کیا گیا جس کی کوئی سند نہیں۔ مسٹر میکارتھی نے رومن میں محمد بن عبد الضیمری لکھ کر D کے نیچے ایک نقطہ بھی لگا دیا ہے جو ص کی علامت ہے، مترجم صاحب نے ص پر ایک مزید نقطہ لگا کر ض بنا دیا جو غلط ہے۔ علاوہ ازیں جبائی کے اقوال کی تردید نہیں کی گئی بلکہ اس نے امام صاحب پر جو اعتراضات کئے تھے اُن کی تردید کی گئی ہے، اقوال اور اعتراضات میں جو فرق ہے ظاہر ہے۔ اسی طرح محمد بن عبد الصیمری نے جبائی کے اقوال جمع نہیں کئے جیسا کہ اردو ترجمہ سے ظاہر ہوتا ہے بلکہ جبائی نے اپنی کتابوں میں مختلف مقامات پر جو اعتراضات کئے تھے ان کو جمع کیا اور امام صاحب فرماتے ہیں کہ ہم نے ان اعتراضات کو غلط ثابت کیا۔ یہ تمام باتیں مسٹر میکارتھی کی عبارت سے صاف ظاہر ہوتی ہیں۔

(۶۶) "الجواھر فی الرد علی اھل الزیغ والمنکر"۔ جواہر کہاں سے آیا، اصل میں جوہر ہے، علاوہ ازیں منکر کا قافیہ بھی جوہر ہوتا ہے نہ کہ جواہر۔

(۶۷) "جبائی کے سوالوں کے جواب میں"، کس بارے میں سوالات کئے گئے تھے اس کا پتہ نہیں چلتا، حالاں کہ مسٹر میکارتھی نے لکھا ہے کہ وہ سوالات نظر و استدلال اور اُس کے شرائط کے بارے میں کئے گئے تھے۔ علم کلام میں نظر و استدلال ایک اہم مبحث ہے، امام رازی نے محصل کے پہلے ہی رکن میں اس پر تفصیل سے بحث کی ہے اس سے امام صاحب کے تبحر علمی کا پتہ چلتا ہے کہ خود جبائی جو آپ کا استاد تھا ایسے اہم موضوع پر آپ سے سوالات کرتا تھا۔ مترجم صاحب غالباً جلدی میں تھے یہاں پر ایک کتاب کا نام ہی چھوڑ گئے، مسٹر میکارتھی نے کتاب ۶۹ کا نام کتاب فی مقالات الفلاسفۃ خاصۃ دیا ہے جس میں بالخصوص فلاسفہ کے اقوال و آراء کا ذکر ہے۔ اسی طرح امام صاحب نے فنِ مقالات میں تین کتابیں لکھیں ایک تو یہی ہے۔ دوسری مقالات الاسلامیین اور تیسری جمل المقالات ہے۔

(۶۹) "کتاب فی الرد علی الفلاسفہ اس میں تین مقالے ہیں، ابن قیس، منادی کے رد میں، ہیولی اور طبائع پر یقین رکھنے والوں کے رد میں، اور ارسطو کے ان خیالات کے رد میں جو عالم اور افلاک سے متعلق ہیں۔" غالباً کاتب صاحب نے مادی کو بدل کر منادی بنا دیا، علاوہ ازیں ارسطو کے صرف خیالات کے رد میں نہیں ہے بلکہ اس کے دلائل کی تردید ہے۔ ابن عساکر نے امام اشعری کی مزید عبارت نقل کی ہے وبینا ما علیھم فی قولھم باضافۃ الاحداث الی النجوم وتعلیق احکام السعادۃ والشقاوۃ بھا احداث سے یہاں پر مراد حوادث ہیں نہ کہ ایجاد، مگر مسٹر میکارتھی اس کا ترجمہ Production سے کرتے ہیں، نیز فی السماء والعالم کا ترجمہ concerning the heavens and the world سے کیا ہے، حالاں کہ یہ ارسطو کی کتاب کا نام ہے جس میں حوادث کو ستاروں کی طرف منسوب کرنے اور ان سے سعادت و شقاوت کے احکام مستنبط کرنے پر دلائل دیتے ہیں، امام صاحب نے ان دلائل کی تردید کی اور بتایا کہ اس قول کے ماننے میں کیا کیا اعتراضات ان پر وارد ہوتے ہیں (الفہرست لابن ندیم، تاریخ الحکما للقفطی) طبعیات ارسطو کی سات کتابوں میں سے ایک کا نام کتاب السماء والعالم ہے۔

(۷۱) " اسکافی کی کتاب المضاہات کے رد میں، قدر کے عقیدہ کے سلسلے میں۔" اس عبارت سے اول تو یہ پتہ نہیں چلتا کہ المضاہات کا کیا موضوع تھا۔ دوسرے دونوں ٹکڑوں میں کوئی ربط نہیں معلوم ہوتا اور پھر قدر کے عقیدہ میں کوئی اختلاف ہی نہ تھا۔ اختلاف تو قدر کے مسمّٰی کے بارے میں تھا مسٹر میکارتھی کی عبارت سے صاف طور پر یہ مفہوم نکلتا ہے کہ اسکافی کی کتاب المضاہات جو لفظ قدر کے اطلاق کے بارے میں ہے اس کی تردید میں یہ کتاب ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ معتزلہ اور قدریہ کہتے تھے کہ ہم قدر کے منکر ہیں اور تم لوگ اس کے قائل ہو لہٰذا قدریہ کے نام کے مصداق تم ہوئے نہ کہ ہم۔ المضاہات کا انگریزی ترجمہ الفرائد الدریہ میں conformity اور likeness دیا ہے۔ تعجب ہے مسٹر میکارتھی نے اس کو Rivalry سے ترجمہ کیا ہے۔

(۷۳) "کتاب فی معلومات اللہ ومقدوراتہ" اردو ترجمہ میں صرف نام دیا ہے مگر مسٹر میکارتھی نے موضوع کی بھی تصریح کی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کتاب ابوالہذیل کی تردید میں لکھی گئی جو اس بات کا قائل تھا کہ خدا کا علم اور اس کی قدرت محدود ہے، امام صاحب کے نزدیک خدا کا علم اور قدرت لامتناہی اور لامحدود ہے۔

(۷۴) "حارث الوراق کے رد میں، صفات الٰہی کے سلسلے میں اور ابن راوندی کے رد میں"۔ عبارت ایسی گنجلک ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تین مختلف باتوں میں یہ کتاب ہے، حالانکہ مسٹر میکارتھی کی عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ حارث الوراق نے صفات کے بارے میں ابن راوندی کی جو تردید کی ہے اس کے رد میں یہ کتاب ہے۔

(۸۰) "قیاس کے سلسلے میں"، مسٹر میکارتھی لفظ vindication دیا ہے، اگر بجائے "سلسلے میں"، کے صحیح لفظی ترجمہ کر دیا جاتا تو امام صاحب کا مسلک معلوم ہو جاتا، امام صاحب اور جملہ فقہائے احناف قیاس کو مثل قرآن اور حدیث کے ایک حجت شرعی مانتے ہیں مگر اہلِ حدیث اس کے منکر ہیں۔ غالباً یہ کتاب بغداد میں لکھی گئی جہاں اس وقت اہلِ حدیث کا زور تھا

(۸۳) "کتاب فی متشابہ القرآن" "اس میں اشعری نے ملاحدہ اور معتزلہ کو ایک ہی زمرے میں شمار کر کے ان کا رد کیا ہے اور ابن الراوندی کی کتاب لتاج کا بھی رد ہے"۔ ملاحدہ اور معتزلہ کو کس حیثیت سے ایک ہی زمرے میں شمار کیا اس کا پتہ نہیں چلتا حالانکہ مسٹر میکارتھی کی عبارت بتا رہی ہے کہ ملاحدہ اور معتزلہ دونوں متشابہ احادیث پر اعتراض کرنے میں شریک تھے، ابن الراوندی کی کتاب لتاج کی تردید ایک علیحدہ کتاب ہے اس لئے کہ دونوں کے موضوع میں نمایاں فرق ہے، اصل کتاب کا موضوع متشابہ احادیث پر اعتراض کی تردید ہے اور کتاب لتاج کا موضوع حسب تشریح امام اشعری (وھو الذی نصر فیہ القول بقدم العالم) نظریہ قدم عالم کی تائید تھی، لہٰذا اس کی تردید بھی اسی مسئلہ سے متعلق ہو گی۔ دوسرا قرینہ یہ ہے کہ اگر یہ تردید کتاب فی

متشابہ القرآن کا ایک جز ہوتی تو نقض کے بعد فیہ کا لفظ آنا ضروری تھا۔

مسٹر میکارتھی نے اس کتاب کے لئے بھی علیحدہ نمبر نہیں قائم کیا، یہ غلطی غالباً اسی وجہ سے ہوئی کہ تبیین میں جو لفظ نقض آیا ہے اس کو بجائے مصدر کے فعل ماضی پڑھا گیا۔

(۸۷) "ابن راوندی کے رد میں، اس کے تواتر کی تردید کے رد میں" مسٹر میکارتھی موضوع کتاب کی مزید صراحت کرتے ہوئے لکھا And dealing with the arguments relied upon by the opponents of tawatur.

یعنی اس کتاب میں ان دلائل سے بھی بحث کی گئی ہے جن پر مخالفین تواتر اعتماد کرتے ہیں، مترجم صاحب کی مختصر عبارت سے کتاب کی اہمیت کا صحیح اندازہ نہیں ہوتا۔

اس کے بعد ابن فورک ایک اور کتاب کا ذکر کرتے ہیں جس کا نام مسائل فی اثبات الاجماع ہے، تعجب ہے مسٹر میکارتھی نے اثبات القیاس کو تو ایک کتاب سمجھ کر اس کے لئے نمبر قائم کیا مگر اجماع سے متعلق کتاب کا محض لفظی ترجمہ کر دیا اور اس موخر الذکر کتاب کو تواتر سے متعلق کتاب کا جزو سمجھا، حالاں کہ تواتر اور اجماع دو مختلف موضوع ہیں، اور اردو کے مترجم صاحب تو غالباً جلدی میں تھے انھیں اس کا ترجمہ کرنے کی بھی فرصت نہیں ملی۔

(۸۹) "کتاب نقد شرح الکتاب"۔ یہاں بھی مترجم صاحب نے کتاب ۱۷ کی طرح نقض کو نقد لکھ دیا۔

(۹۰) "ابو الفرج مالکی اور اشعری کے درمیان علت الخمر پر مباحثہ" مسٹر میکارتھی لکھتے ہیں "شاید یہ مباحثہ شراب کے جواز کے بارے میں ہوا ہوگا" حالانکہ چاروں اماموں میں سے کسی کے یہاں بھی شراب کی حرمت میں اختلاف نہیں، البتہ اختلاف اس بارے میں ہے کہ شراب کی حرمت کا کیا سبب ہے، کیوں کہ بعض کے نزدیک نبیذ جائز ہے اور بعض کے یہاں ناجائز، اور یہ نتیجہ ہے اس بات کا کہ حرمتِ شراب کا سبب مختلف فیہ ہے۔ مترجم صاحب نے علت الخمر لکھ کر چھوڑ دیا۔ اردو محاورے میں علت الخمر استعمال نہیں ہوتا، اس کا مفہوم عام طور پر مے نوشی

کی لت سمجھا جائے گا۔

(۹۲) "ابوہاشم کے سوالات کے جواب ہیں۔ یہ کتاب ابی مالح الطبری کی درخواست پر لکھی گئی"۔ مسٹر میکارتھی نے ابن ابی صالح لکھا ہے، کاتب صاحب صلح کو تو مالح کر سکتے ہیں مگر ایسا نہیں کہ ابن کا لفظ ہی اڑا دیں۔

(۹۷) "رسالۃ لمحت البحث" یہ صحیح نہیں ہے۔ مسٹر میکارتھی نے رسالۃ الحث علی البحث لکھا ہے

(۹۸) "ایک رسالہ عقائد پر، اس بارے میں کہ آیا 'خلق' کا استعمال صحیح ہے۔ اس ترجمہ سے مفہوم ہی خبط ہو جاتا ہے۔

اول تو Faith کا اردو ترجمہ ایمان ہوا نہ کہ عقائد۔ دوسرے اختلاف خلق کے مطلق استعمال میں نہیں ہے، بلکہ اس بارے میں کہ 'خلق' کا اطلاق ایمان پر کرنا صحیح ہے یا نہیں۔ چنانچہ مسٹر میکارتھی لکھتے ہیں. Is the term "creation" to be applied to it.

(۹۹) "سرحد کے آدمیوں سے کچھ سوال کئے گئے تھے، ان کے جواب میں، اہل الحق کے عقائد کے سلسلے میں"۔ آخر امام صاحب کو کیا پڑی تھی کہ سوال کیا گیا سرحد کے آدمیوں سے اور جواب یہ دے رہے ہیں۔ کیا امام صاحب سرحدی تھے؟ مترجم صاحب مسٹر میکارتھی کی عبارت سمجھنے سے قاصر رہ گئے حالاں کہ انھوں نے صاف لکھ دیا ہے کہ خود سرحد کے آدمیوں نے امام صاحب سے اہل الحق کے عقائد کے بارے میں سوالات کئے تھے ان کا جواب لکھ کر انھیں سرحدیوں کو بھیجا گیا جس کی تائید کتاب نمبر ۱۰۳ سے بھی ہوتی ہے، جس کے متعلق آگے چل کر خود مسٹر میکارتھی نے کہا ہے کہ یہ وہ کتاب نمبر ۹۹ ہے۔

(۱۰۴) "کتاب الامام" یہ صحیح ہے کہ غریب کاتب بدنام ہوتا ہے اور مختلف القاب سے یاد کیا جاتا ہے، مگر کوئی کاتب ن کو بدل کر م نہیں کر سکتا۔ یہ مترجم صاحب ہی کی جدت طرازی معلوم ہوتی ہے، حالانکہ مسٹر میکارتھی نے کتاب الایمان لکھ کر انگریزی میں Book of Faith سے ترجمہ بھی کر دیا ہے۔